# لیکچر اور گفتگو کا فن

میجر محمد جمشید خانزادہ

ڈیک کارنیگی کہتے ہیں ''جب میں نے پہلی مرتبہ تقریر کرنے کی کوشش کی تو میرا برا حال ہو رہا تھا، میں سخت خوف اور گھبراہٹ کا شکار تھا، دل تھر تھر کانپ رہا تھا، میری زبان تالو سے چپک کر رہ گئی تھی، لبوں سے ایک لفظ نکالنا مشکل ہو گیا تھا، پریشانی اور ندامت کی حالت میں ذہن سے تمام خیالات کافور ہو گئے، مجھ پر سکتہ سا طاری ہو گیا، حالتِ غیر میں صرف چند فقرے، بے ربط الفاظ کہہ کر پیٹھ پھیر کر چپ چاپ کمرے سے باہر نکل گیا، کسی بے بس پریشان اور نادم شخص کی طرح''۔

گفتگو سیکھی جا سکتی ہے اور فن تقریر خدا داد صلاحیت ہے، محنت، مشق، کوشش اور جانفشانی سے یہ فن اپنایا جا سکتا ہے، فنِ تقریر کے لئے اپنے خیالات کو جامع الفاظ کے ذریعے بیان کیا جا سکتا ہے، اگر انسان کے پاس اچھے الفاظ کا ذخیرہ ہو تو وہ زیادہ روانگی سے تقریر کر سکتا ہے، خود اعتمادی بتدریج بڑھا کر دوسروں پر رعب کے ساتھ ساتھ مثبت تاثر پیدا کر سکتا ہے، اگر آپ میں خود اعتمادی، جرأت اور حوصلہ ہے تو آپ بے خوف ہو کر بول سکیں گے، بات صرف یہ ہے کہ آپ اپنی پوشیدہ صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں، ہر آدمی تقریر کر سکتا ہے، بشرطیکہ اسے بولنے کا شوق ہو، تقریر کرتے وقت کئی باتوں کا لحاظ رکھنا ہوتا ہے کیونکہ منہ سے نکلے ہوئے الفاظ واپس نہیں لائے جا سکتے خواہ چند لوگوں کے ساتھ ہی بولنا ہو یا درجنوں سامعین کے سامنے آپ کی بات واضح اور پر اثر ہونی چاہیے، بعض لوگ خواہ کتنی مرتبہ لوگوں کے سامنے بول چکے ہیں، پھر بھی تقریر کے ابتدائی چند لمحوں میں گھبرائے گھبرائے رہتے ہیں،

لیکن تجربے اور تربیت کے ساتھ وہ یہ فن اچھی طرح سیکھ لیتے ہیں اور پھر ان کی گھبراہٹ دور ہو جاتی ہے اور وہ خوب جم کر بولتے ہیں، اس فن کی ضرورت ہر جگہ اور ہر وقت ہوتی ہے، دوست احباب، عزیز واقارب اور افسران بالا سے گفتگو کرتے وقت خوداعتمادی کی ضرورت ہوتی ہے، مسلح افواج میں ریکروٹ، سینٹرز سے لے کر آرمی، نیوی اور ائرفورس اکیڈمیوں میں اس فن کو بہت اہمیت دی جاتی ہے، افسر بننے کے لئے یہ اولین وسیلہ ہے، کالج یونیورسٹیوں، ٹیکنیکل کالجوں اور تربیتی اداروں میں بھی اس فن کی بڑی قدر ہوتی ہے اور اس پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے، یہ کامیابی کا زینہ ہے، کیڈٹس یہ فن سیکھے بنا اگلی اعلیٰ ٹرم میں داخل نہیں ہو سکتے، یہ ایک ایسا فن ہے جس کی تمنا ہر پڑھے لکھے شخص کو ہوتی ہے، اس پر عبور حاصل کرنا ضروری ہے، ایک کامیاب لیکچرار بننے کے لئے چند چیزیں بڑی اہم ہیں۔

الف: مستقل مزاجی اور ثابت قدمی سے تقریر کا آغاز کرنا۔

ب: موضوع کے متعلق مکمل علم ہونا۔

ج: خوداعتمادی سے کام لینا۔

د: مشق اور بار بار مشق کرنا، تقریر کی تیاری کرنا۔

یہ قابلیت حاصل کرنا مشکل نہیں، یہ سعادت پروردگار نے فقط چند نادر و یکتا افراد کو ہی نہیں بخشی، یہ بھی گالف کھیلنے کی خوبی کی طرح ہے، دیکھنے میں بظاہر بہت مشکل، انسان تھوڑی سی ہمت سے کام لے تو یہ مشکل آسان ہو سکتی ہے، لیکچر ہمیشہ مدلل، عام فہم اور غیر ضروری لفاظی سے پاک ہونا چاہئے ہو سکے تو تقریر کو پہلے لکھ لیں اور بار بار اونچی آواز میں پڑھ کر اچھی طرح یاد کرلیں، اسی میں آپ کا فائدہ ہے، تقریر کرتے وقت اہم الفاظ پر زیادہ زور دیں لہجے کے زیر و بم کا خیال رکھیں لیکچر کے دوران لہجہ بدلتا رہے تو اچھا ہے اس سے سامعین پر خوشگوار اثر پڑتا ہے، اہم بات سے پہلے اور بعد میں وقفہ ضرور دیں، لیکچر کے دوران سامعین کے جذبات واحساسات کا خیال رکھیں، وہی بات کہیں جو وہ سننے کے خواہش مند ہوں، ایک فقرے کو بار بار مت دہرائیں، اسٹیج پر مت جھکیں، وہاں سے غیر ضروری چیزیں ہٹا

دیں، ہاتھ اور چہرے کا استعمال ضرورت کے مطابق کریں، بدلنے کا انداز اچھا ہونا چاہیے، سینہ تان کر کھڑے ہوں، لیکچر میں جلد بازی نہ کریں، حرکات کے نام پر بیہودگی نہیں ہونی چاہیے چہرے کا اتار چڑھاؤ اور اشارات اچھے ہونے چاہئیں، تقریر سے پہلے ہلکی غذا کھائیں، تھکے ہوئے انداز میں لیکچر شروع کریں، مقناطیسی تقریر کریں، جاذب نظر آئیں، مسکراہٹ سے دل جیتیں، سامعین کو اپنے قریب کرلیں، بے ساختگی اور لہجے کو فطری بنائیں، روشنی میں تقریر کریں، اونچا بولیں، متحرک رہیں، اچھے الفاظ سے لیکچر کا آغاز کریں، تقریر کو تین حصوں میں تقسیم کریں یعنی آغاز، درمیانی حصہ اور اختتام۔

کسی مزاحیہ کہانی سے لیکچر کا آغاز نہ کریں، کوٹیشن ہمدردانہ لہجہ میں بولیں، بے تکلفی سے بات کریں، مزاح پیدا کریں، متضاد اور بے ربط الفاظ استعمال نہ کریں، کسی قسم کی معذرت سے لیکچر شروع نہ کریں، غلطی کا ارتکاب کرنے پر اسے دوبارہ نہ دہرائیں، اپنے لیکچر میں تجسس پیدا کریں، دوسروں کی پسند کا خیال رکھیں، کسی عظیم ہستی کے اقوال سے تقریر شروع کی جاسکتی ہے، سامعین کی توجہ اپنی طرف مبذول کریں، منقطع سلسلہ خود ہی جوڑیئے تمام سامعین اور ناظرین کو مخاطب کرتے رہیں، یہ خیال کبھی نہ کریں کہ کوئی آپ کو سن رہا ہے یا نہیں، منظم تقریر لوگوں کی توجہ اپنی طرف کھینچتی ہے، تقریر سیکھنے کے لئے چھپی ہوئی تقریروں کے مطالعے کی نسبت مضامین کا مطالعہ زیادہ مفید ہے، دوسروں کو بولتے اور تقریر کرتے غور سے دیکھیں چونکا دینے والے فقرے زیادہ پر تاثیر ہوتے ہیں، ان کا استعمال سیکھئے، اسلامی تعلیمات اور آیات بھی بہترین تقریر کا حصہ بنتی ہیں، تقریر سنتے وقت سامعین کی خواہش ہوتی ہے کہ مقرر کے زندگی کے تجربات سنیں، نئی سے نئی بات کا تقاضا دلچسپ ہے۔

رسل جو دنیاء کے بہترین مقرروں میں سے ایک تھے، اپنی تقریر (ہیروں کی سرزمین) کے عنوان کو تقریباً چھ ہزار مرتبہ بیان کیا اور لاکھوں روپے کمائے۔

لیکچر کو زبانی رٹ لینا بہتر ہے، آنکھیں کھول کر رکھیں، ایک طرف مسلسل دیکھنا اچھی بات نہیں، خاص مثالوں سے آغاز کرتے وقت سامعین کے ذوق کا خیال بھی رکھیں کوئی

چیز بطور نمائش ہاتھ میں رکھیں، سامعین کی فکر خیالات اور ذہنی رجحانات سے ہم آہنگ ہونا بھی تعاون کی نشانی ہے اس کے بعد آپ اپنے خیالات کا اظہار کر سکتے ہیں، موضوع کو زیادہ دلچسپ بنائیں، سوال و جواب بھی ایک اچھا انداز ہے، اپنی تقریر کے نتائج خود اخذ کیجئے۔ لیکچر میں مقصدیت ہونا ضرور ہے، خیالات کی تصویر کو بڑی بنا کر پیش کریں، زیادہ سے زیادہ انفارمیشن اور مواد پیش کر کے دوسرے کو حیرت زدہ کریں کسی بھی کام کا آغاز مشکل لیکن بڑا اہم ہوتا ہے کیونکہ ابتداء میں سامعین کے دماغ تازہ ہوتے ہیں، انہیں متاثر کیا جا سکتا ہے اس لئے لیکچر کا آغاز پہلے ہی سوچ لینا چاہئے، کم از کم الفاظ میں موضوع کا نچوڑ بیان کریں، ایسا کرنے پر کوئی اعتراض نہیں کرے گا، بے محل تقریر اکتاہٹ و بیزاری کا سبب بنتی ہے آپ کے لیکچر کا آغاز غلطی سے پاک ہونا چاہئے، اسے سادہ بے ساختہ اور برجستہ بنائیں، لیکچر کا اختتام بڑا فن کارانہ نکتہ ہوتا ہے، آخر میں کہی ہوئی بات زیادہ دیر پا رہتی ہے، عام سامعین خواہ وہ کتنے ہی نرم مزاج اور مہذب کیوں نہ ہوں لمبی تقریر سننا پسند نہیں کرتے۔ لیکچر کا آغاز اور اختتام دونوں لازم و ملزوم ہیں، اختتام پہلے ہی سے سوچ لیں، اس کا ایک لفظ آپ کو یاد ہونا چاہئے، لیکچر کے اختتام پر اس کے تمام اہم پہلوؤں کو ایک بار مختصراً دہرائیں، تقریر کا تار و پود بکھرا نہ رہنے دیں، اس سلسلے میں چند تجویزیں حاضر ہیں۔

لیکچر کے اختتام پر اہم پہلو ایک بار پھر دہرائیں سامعین سے عمل کی درخواست

بے جا تصریف وستائش سے گریز کریں۔

مزاحیہ یا المیہ اختتام اثر پذیر ہوتا ہے۔

لیکچر کے اختتام پر موقع محل کے مطابق کوئی خوبصورت سا شعر پڑھیں:

نقطۂ عروج پر تقریر ختم کریں۔

مطلب کی وضاحت اور مقصد کو وضاحت سے پیش کریں، مقرر کو تقریر کی چاروں منزلوں کی پہچان ہونی چاہئے، یعنی بات کی صحیح وضاحت سے ذہنوں پر اثر ثبت کرنا بہترین اور مکمل تفریح و معلومات مہیا کرنا فالتو اور غیر ضروری فقروں سے دوسروں کو بور نہ کرنا اور اپنی

پر اثر گفتگو کی دلچسپی اور چاشنی کو برقرار رکھنا، ٹھنڈے دماغ سے ان جملوں کو از بر کریں، اختتام کو ذہن نشین کر کے مناسب وقت پر لیکچر ختم کرنا چاہئے، یکدم خاموش نہیں ہونا چاہئے تأثر خوش گوار رکھنے کے لئے کہئے کہ ''اب تقریر کا خاتمہ ہوا چاہتا ہے'' یا ان الفاظ کے ساتھ ختم کی جاتی ہے یا آخر میں سامعین سے اجازت لے کر اختتام کیجئے، تقریر میں مبالغہ آرائی سے گریز کرنا چاہئے، ہر شخص کا اپنا اپنا جدا اسٹائل ہوتا ہے، آپ اپنا انداز اپنائیں لیکن تقریر کی خوبصورتی کو متاثر نہ کریں، ورنہ قابلیت اور مواد ہونے کے باوجود تقریر بے سری رہے گی، خستہ، بوسیدہ اور بے جا تعریف والی تقریر جھوٹی نظر آتی ہے، موزوں اشعار یا کوٹیشن بھی تقریر کو پر وقار بناتے ہیں، کوشش کریں کہ اگر کچھ مناسب اور ضروری قرآنی آیات موضوع کے موافق ہوں تو تقریر کے دوران ضرور استعمال کریں، نظری ملاپ تقریر کو نقطۂ عروج پر لانے کا ہر دل عزیز طریقہ ہے، اپنی تقریر کا دوسروں کے ساتھ موازنہ کیجئے اور اجتماعی تاثرات کا جائزہ لیں، تنگ نظر شخص کی تقریر کی شنوائی نہیں ہوتی، جامع ہمہ گیر، پر تکلف اور دلچسپ تقریر سب پسند کرتے ہیں اور سب سے اہم بات یہ کہ تقریر کے دوران کہیں تہذیب کا دامن اپنے ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔

جب اپنا قافلہ عزم و یقین سے نکلے گا
جہاں سے چاہیں گے رستہ وہیں سے نکلے گا
وطن کی مٹی مجھے ایڑیاں رگڑنے دے
مجھے یقیں ہے چشمہ یہیں سے نکلے گا

......☆......☆......☆......